رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ وقت بحمداللہ بخیر وعافیت ہیں۔ اور رجال ونساء میں حسب معمول درس دیتے ہیں۔ عصر کے بعد جو درس قرآن شریف فرماتے ہیں۔ دوسرا پارہ شروع ہے۔ ۳۰ اگست سے درس بخاری شریف بھی ہوتا ہے۔ ۲۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب جلسہ امپیریل ریلیف فنڈ پر گورداسپور تشریف لے گئے۔ ۳۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ جن رفقاء کے نام پچھلے اخبار میں درج کئے گئے تھے ان میں مفتی محمد صادق صاحب کا نام لکھنا رہ گیا تھا۔ ۴۔ مدرسہ کے ہال کی تعمیر ہو رہی ہے گارڈر آجکل پہنچنے والے ہیں جن بیرونی انجمنوں نے بذریعہ تار روپیہ بھجوا کر بروقت امداد کی ان کا شکریہ۔ ابھی اس تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے بہت سی توجہ کی ضرورت ہے۔ ۵۔ ۳۰ اگست کو صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا۔ ۶۔ یہاں افواہ اڑ رہی ہے کہ شیشم کے پتوں پر کلمہ وغیرہ لکھا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے ایک کیڑا پتوں کو چاٹتا ہے۔ اس سے نشان پڑ جاتے ہیں۔ جہالت بڑی بلا ہے۔

تازہ خبریں

لنڈن ۲۵۔ اگست۔ روسی فوج کا نقصان اب تک زیادہ تر اس وجہ سے ہوا ہے۔ کہ سپاہی دشمن تک پہنچنے میں قابو سے باہر ہو گئے تھے۔ حال کی لڑائی میں قلب کے رسالوں نے سخت نقصان اٹھایا۔

لنڈن ۲۷۔ اگست۔ ہز میجسٹی کے کروزر "ہائی فلائر" نے جرمن مسلح تجارتی جہاز قیصر ولہلم ڈر گروس کو غرق کر دیا ہے۔ یہ جہاز چار پانچ والی توپوں سے مسلح تھا۔ اور برائٹ افریقہ بحری آمد ورفت میں مزاحم تھا۔

ڈنمارک کا ایک ماہی گیر جہاز بحیرۂ شمالی میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ایک ناروے کا جہاز بھی غرق ہو گیا ہے۔ آٹھ جانوں کا نقصان ہوا۔

جرمن کروزر میگڈی برگ جزیرہ انسولو میں کہر کی وجہ سے خشکی پر چڑھ گیا۔ ایک جرمن تباہ کن کشتی نے اس کے کچھ آدمیوں کو بچا کر اتار لیا۔ اس کے بعد کپتان نے میگڈی برگ کو اڑا دیا۔ ۱۷ آدمی ہلاک اور ۲۱ زخمی ہو گئے۔ ۵۰ مفقود الخبر ہیں۔ جن میں کپتان بھی شامل ہے۔

مسٹر شوکت علی سکرٹری انجمن خدام کعبہ بمبئی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ "واقعات اس بات پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ اس سال تمام عازمان حج کو یہ مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ اس سال حج کا ارادہ قطعاً ملتوی کر دیں۔ تین جہاز "نوجدہ" اور "اسلامی" ایک مدت سے بوجہ جنگ عدن میں رکے پڑے ہیں۔ جہازوں کو اب صرف مالکان جہاز کی ذمہ واری پر روانگی کی اجازت دی جاتی ہے۔

ہز ہائینس مہاراجہ میسور نے ہندوستان کی مہم کے لئے ۵۰ لاکھ کا عظیم الشان چندہ پیش کیا ہے جسے ہز ایکسیلنسی نے منظور فرما لیا ہے۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں ۲۷۔ اگست تک ۱۲ لاکھ ۴۱ ہزار روپیہ جمع ہو گیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے پریس ایکٹ ۱۹۱۰ء کی دفعہ ۴ کی

در باہتمام منشی غلام رسول بیوضیا والاسلام پریس میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر پبلشر و پرنٹر کے لئے شائع ہوا

روسے "خالصہ سنیچر کی تصدیقات" کے مطبوعہ تمام نسخوں کو قابل ضبطی قرار دیا ہے ؛

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ آج دیوان عام میں مسٹر اسکوئتھ نے اعلان کیا ۔ کہ یہ نہایت ضروری اور مناسب ہے ۔ کہ دوران جنگ میں کبھی کبھی پارلیمنٹ کا اجلاس ہؤا کرے ۔

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ آسٹریا نے سنجق نووی بازار کو خالی کر دیا ہے ۔ سرویا آسٹریا میں فوجی مہم بھیجنے کا ارادہ کر رہا ہے ۔ سرویوں نے جنوبی بوسینیا میں بہت سے اہم جنگی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے ۔

لنڈن ۲۶۔ اگست ۔ جرمنی کے کاؤنٹ زیپلین نے میدان جنگ میں جانے کی آمادگی ظاہر کی ہے ۔ وہ ایک ہوائی جہاز کی کمان کریں گے ؛

روسیوں نے مقام ٹلسٹ پر قبضہ کر لیا ہے ۔

مونز سے زخمیوں کی پہلی ٹولی فوکسٹن (انگلستان) میں پہنچ گئی ہے ۔ اکثروں کو پاؤں اور ٹانگوں میں زخم آئے ہیں ۔

لنڈن ۲۶۔ اگست ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے مراسلہ جو پیغامات شائع ہوئے ہیں ۔ ان سے پایا جاتا ہے ۔ کہ مشرقی پروشیا میں جرمن روسیوں کے سامنے خرگوشوں کی طرح بھاگ رہے ہیں ۔ کسان اور شہری لوگ پہلے بھاگے ان کے بعد پیدل فوج اور توپ خانہ کے آدمی بھی چل دیئے ۔ اور اکثر اپنا ساز و سامان چھوڑ گئے ؛

جرمن پیشقدمی کے سیلاب کی روک تھام کے ہنوز کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے ۔ جن کا ہراولی دستہ لیل سے ۱۲ میل جنوب کی طرف مقام پونشامار کو میں پہنچ گیا ہے ۔ جرمن سپاہ فرانسیسی صفوں کو چیر کر مقام ادر چینز تک پہنچ گئی ہے ۔ (جو لیل کے قریب واقعہ ہے) اور ولنشیانز اور لیل کے فرانسیسی خط مدافعت کو منقطع کر دیا ۔ آج صبح مقام مارشیانز سے شدید جنگ ہونے کی خبر آئی ہے ۔ اور یقین کیا جاتا ہے ۔ کہ متحدہ سپاہ نے جرمنوں کی پیشقدمی کو روک دیا ہے ۔ فرانسیسیوں نے مقام پونشامارکو میں بھی جرمن کے ہراولی دستوں کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کیا ہے ؛

ارل کچنر نے بھرتی کی عمر بڑھا کر ۳۵ سال کر دی ہے ۔

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ مسٹر اسکوئتھ نے بیان کیا ۔ کہ فرانس کی سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے ۔ کہ بدھ کے روز مینانشو کے نواح میں لڑائی ہوتی رہی ۔ جس نے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا مسٹر اسکوئتھ نے نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا ہے ۔ کہ ہمیں (انگریزی سپاہ کو) سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔ مگر نقصانات کی صحیح تفصیل ہنوز موصول نہیں ہوئی ۔ ہماری سپاہ کا طرز عمل ہر طرح قابل تعریف رہا ہے ۔

واسجز میں فرینچ سپاہ نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے ۔ اور اس نے جرمن سپاہ کو پسپا کر دیا ہے ۔ واسجز اور نینسی کے درمیانی علاقہ میں بھی جارحانہ کارروائی برابر جاری ہے ۔ نینسی کے جنوب کی طرف ۷ کیلومیٹر کے رقبہ میں ۲ ہزار جرمنوں کی لاشیں پائی گئیں ۔ دریائے میوز پر ہماری فوج نے جرمن سپاہ کے کئی حملوں کو بڑے زور کے ساتھ پسپا کیا ۔ نمور کی بلجمی حفاظتی سپاہ فرنچ رجمنٹ کی حفاظت میں ہماری سپاہ میں آملی ہے ؛

لنڈن ۲۸۔ اگست ۔ ٹوگولینڈ کی لڑائی میں ۲ افسر ہلاک اور ۵ زخمی اور دیسی فوج کے ۲۸ آدمی ہلاک اور ۴۶ زخمی ہوئے ۔ فرانسیسیوں اور انگریزوں نے مساوی طور پر نقصان اٹھایا ؛

سینٹ پیٹرزبرگ ۔ روس کونگزبرگ (مغربی پروشیا) پر فوج کشی کر رہے ہیں ۔ اور وہاں کی قلعہ گیر فوج کے ہراول دستہ کو پسپا کر دیا ہے ۔ انہوں نے دریائے ایل کو کئی جگہ سے عبور کر لیا ہے ۔ روسی اور آسٹری افواج دریائے وسچولا اور دریائے نیسٹر کے درمیان مصروف پیکار ہیں ؛

انگریزی سپاہ کی بہادری اور توپ خانہ اور پیدل سپاہ کی قابل تعریف نشانہ بازی پر روشنی پڑتی ہے ۔ بعض رسالوں نے نہایت جانبازی سے حملہ کیا ۔ خصوصاً فرانس کی الجیری سپاہ نے مقام شارلرائے میں سخت تندہی سے حملے کئے ۔ جہاں بازاروں میں شدت کی دست بدست لڑائی تک نوبت پہنچ گئی تھی ؛

جرمن رسالہ نے ۳ دستوں میں انگریزی فوج پر حملہ کر کے ان کے عقب کو منقطع کر دینا چاہا ۔ مگر انہیں کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ۔ قریب تھا کہ ایک دستہ لیل میں پہنچ جائے ۔ مگر فرینچ سپاہ نے حملہ کر کے اسے واپس بھگا دیا ۔ دوسرا دستہ جو سب سے بڑا تھا ۔ فرانسیسی توپ خانہ نے اسے جنگل میں گھیر کر گولہ باری سے اس کا قریباً صفایا کر دیا ۔ ہنوز معلوم نہیں ہوا ۔ کہ تیسرے دستے کا کیا حشر ہؤا ؛

جرمن سپاہ اپنے عقب کا زیادہ خیال کئے بغیر بلجمی سپاہ پر سر توڑ حملے کر رہی ہے ؛

بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ آسٹریا اٹلی کی سرحد پر فوج فراہم کر رہا ہے ۔ اور ۷۰ ہزار فوج انزبرگ اور ٹرنٹ میں جمع کی جا چکی ہے ۔

گلیشیا (آسٹریا) پر جو روسی دستے حملے کر رہے تھے ۔ انہوں نے ٹارنوپول (آسٹریا) پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور دریائے نیسٹر کو عبور کر آئے ہیں ۔ آسٹریا کے صرف ۳ فوجی کور ان کا مقابلہ کر رہے ہیں ؛

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ نمور کے بعض قلعے ہنوز مدافعت کر رہے ہیں ؛

ڈیڑھ کروڑ پونڈ کے خزانہ کے تمسکات جاری کئے گئے ہیں اوسط شرح ۳¾ فیصدی تھی ۔ چار کروڑ پونڈ کی درخواستیں آئیں

فرانس کی مجلس وزراء نے استعفا دیدیا ۔ اور اس کی بجائے "قومی حفاظت" کی جدید مجلس وزراء مرتب کی گئی جس میں موسیو ملرینڈ وزیر جنگ ۔ موسیو ڈیلکاسی وزیر خارجہ ۔ موسیو بریانڈ وزیر عدالت ۔ موسیو ریبو وزیر مال اور سوشلسٹ ممبر جولز جیلڈ زائد وزیر مقرر ہوئے ۔ موسیو ویویانی بدستور وزیر اعظم رہیں گے ۔ موسیو میسیمی سابق وزیر جنگ نئی جماعت میں شریک نہیں کئے گئے ؛

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ مونز کی جنگ میں انگریزی فوج کا صرف ۵ فیصدی نقصان ہؤا ہے ؛

لنڈن ۲۷۔ اگست ۔ انگریزی بحری سپاہیوں نے اوسٹنڈ (بلجیم) اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا ہے ؛

مرہم عیسیٰ — یہ مرہم مندرجہ ذیل مرضوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ شفا ہے ۔ طاعون ہر قسم ۔ سرطان کے زخم ۔ خنازیر (کنٹھ مالا) گلٹیاں ۔ بدعہ ۔ ہر طرح کے ناسور ۔ زخموں کے کیڑے ۔ پرانے گندے زخم ۔ چینی پھوڑے ۔ گھاؤ ۔ گنج ۔ خارش طرح طرح کی جلدی بیماریاں ۔ چوہوں کے زخم ۔ مچھلی کا ورم ۔ بواسیر کے درد ۔ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ۔ کانوں سے ریم کا بہنا ۔ زہریلے جانوروں کا کاٹ لینا ۔ جل جانا ۔ عورات کی خطرناک بیماریاں سرطان ۔ رحم وغیرہ وغیرہ ۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ رکلاں عہ علاوہ محصولڈاک (دفتر اخبار الفضل سے طلب کرو)

سبز اشتہار چھپ گیا ہے ۔ معہ چار اشتہار متعلقہ کے قیمت ا ر ۔ علاوہ محصولڈاک ۔

درس قرآن شریف کے نوٹ ۔ حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے مختصر نوٹ چار روپے میں آپ کو دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں ۔ حجم ۲۰۰ صفحے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان ۔ دارالامان ۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۱۴ء

"حضرت صاحبزادہ صاحب کا عقیدہ"

پیغام میں ایک تحریر بلکہ اس کا عکس نقل مطابق اصل شایع کرتے ہیں۔ اور پھر اس کے خلاف لکھتے اور شور مچاتے ہیں۔ کہ دیکھو۔ میاں صاحب کا عقیدہ کیا ہے۔ تازہ مثال وہ مضمون ہے۔ "جو مسئلہ کفر سے جناب میاں صاحب کا رجوع" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایک تحریر کا عکس دیا ہے۔ جو یہ ہے۔

"میں مرزا صاحب کے منکر کو کافر بالمسیح کہتا ہوں لیکن اگر کافر بالمسیح کی شرط میں آپکے انکار کے ساتھ لگاتا ہوں۔ تو ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کو بھی کافر بالمحمد کہتا ہوں۔ اگر وہاں اس شرط کی ضرورت نہ ہو۔ تو یہاں بھی کوئی ضرورت نہیں۔ میں تو قرآن کریم میں اولٰئک ھم الکافرون حقا پڑھتا ہوں۔ اور یہی میرا مذہب ہے"۔

اب اس سے نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب کا مذہب تھا۔ کہ

مسلمان مسیح موعود کے نہ ماننے کے باعث کافر مطلق ہیں

اور اب یہ مذہب بنا لیا۔ کہ مسیح موعود کے نہ ماننے کی وجہ سے صرف کافر بالمسیح ہیں۔ خارج از دائرہ اسلام نہیں۔

معزز ناظرین ہمیں بتائیں کہ اس کا نام جنون رکھا جائے یا حماقت یا دیدہ دانستہ دھوکہ دہی۔ صاحبزادہ صاحب صاف فرماتے ہیں۔ کہ اگر کافر بالمسیح کی شرط میں آپکے انکار کے ساتھ لگاتا ہوں تو ساتھ ہی آنحضرت صلعم کے منکر کو بھی کافر بالمحمد کہتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جب محمد رسول اللہ کے منکر کو سب لوگ کافر مطلقاً کہتے ہیں۔ اور وہاں اس قسم کی کوئی شرط نہیں لگاتے تو یہاں کیوں لگائی جائے۔ چنانچہ ساتھ ہی فرمایا۔

"اگر وہاں اس شرط کی ضرورت نہ ہو۔ تو یہاں بھی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔

اب اس سیدھی سیدھی صاف اور بین عبارت سے وہ مطلب نکالنا جو کہنے والے کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ کہاں تک جائز ہے مسئلہ بالکل صاف ہے۔ کہ اسلام کے ارکان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ **تمام انبیاء پر ایمان لانا**۔ جو انبیاء کو یا ان انبیاء میں سے ایک یا دو کو نہ ملنے۔ تو وہ زبان شریعت میں کافر کہلاتا ہے۔ نبی کریم صلعم تک تو تمام مسلمانوں کا یہی طرز عمل ہے کہ وہ کسی ایک نبی کے انکار کرنے والے کو بھی کافر ہی کہتے ہیں۔ یہود کو مطلق کافر کہیں گے۔ کافر بالمحمد والعیسٰی نہیں کہیں گے عیسائیوں کو مطلق کافر کہا جاتا ہے۔ کافر بالمحمد نہیں پکارتے۔ اور اگر کبھی پکاریں۔ تو اس سے ان کا دائرہ اسلام کے اندر ہونا یا مسلمان ہونا نہیں نکلتا۔ جیسا کہ مثلاً کوئی مدعی اسلام یونس نبی کو نہ ملنے۔ تو اسے "مسلمان کافر بالیونس" نہیں پکاریں گے۔ بلکہ کھلم کھلا کافر ہی کہیں گے۔ اور اگر کبھی اس کے عقیدہ کی تشریح کرنے کے طور پر اُسے کافر بالیونس پکارا جائے گا تو اس سے یہ نہیں سمجھا جائے گا۔ کہ یہ شخص دائرہ اسلام کے اندر ہے۔ اور مسلمان ہے۔ بلکہ بزبان شریعت کافر ہی کہلائیگا گا۔

اسی طرح جو مسیح موعود نبی اللہ کو نہیں مانتا۔ اور اس سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کو مانتا ہے۔ تو اُسے بھی ہم کافر ہی کہیں گے۔ اور اگر اس کے عقیدہ کی تشریح کرنے کے طور پر کبھی اسے کافر بالمسیح الموعود کہیں بھی۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آئیگا۔ کہ وہ دائرہ اسلام کے اندر ہے۔ یا مسلمان ہے۔ جیسا کہ اور انبیاء میں سے کسی نبی کے انکار سے کوئی شخص باوجود اقرار رسالت محمدیہ و دعویٰ اسلام دائرہ اسلام کے اندر اور مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ کافر کہلائیگا چنانچہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے لکھا ہے۔

"کہ میں تو قرآن کریم میں اولٰئک ھم الکٰفرون حقا پڑھتا ہوں"۔

یہ نص صریح ہے۔ اس بات پر کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے اور انبیاء میں سے کسی نبی کے انکار کرنے والے کو پکا کافر سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی مسیح موعود نبی اللہ کے نہ ماننے والے کو۔ اگر ان انبیاء میں سے کسی نبی کے انکار کرنے والے کو دائرہ اسلام کے اندر اور صرف اسی کا کافر سمجھتے ہیں۔ تو پھر مسیح موعود کے نہ ماننے والے کو بھی دائرہ اسلام کے اندر اور صرف اسی کا منکر سمجھیں گے۔ آپ نے تو ایسی لوگوں کی حماقت واضح کرنے کے لئے سمجھایا ہے کہ اگر کوئی مسیح موعود کے نہ ماننے والے کو کافر بالمسیح کہتا ہے۔ تو اسے محمد مصطفےٰ کے نہ ماننے والے کو بھی کافر بالمحمد کہنا چاہیئے۔ نہ کہ مطلق کافر۔ باقی جیسے مومنوں کے کئی درجے ہیں۔ ایسے ہی کفار کے بھی مختلف درجے ہیں۔ ایک یہودی۔ جو حضرت عیسٰی و حضرت محمد مصطفےٰ کا منکر ہے۔ اس سے وہ اچھا ہے۔ جو حضرت عیسٰی تک تمام انبیاء کو مانتا ہے۔ اور پھر یہ دونوں اس شخص سے اچھے ہیں جو شیخ تیمور کی طرح سلسلہ انبیاء کا ہی سرے سے منکر ہے۔ پھر ان تینوں سے وہ اچھا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلعم تک تمام انبیاء کی رسالت کا قائل ہے۔ مگر بزبان شریعت تینوں کافر ہیں۔

میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے دوبار پوچھا ہے۔ کہ کیا آپ مسیح موعود کے منکر کو خارج از دائرہ اسلام نہیں جانتے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں تو احمدیت سے باہر کسی اسلام کا قائل نہیں۔ میرے نزدیک احمدیت اور اسلام دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ یعنی جو مسیح موعود کو مان کر احمدیت میں داخل نہیں۔ وہ اسلام میں بھی داخل نہیں۔

کیا حضرت مسیح موعود قبیح جھوٹا فقرہ بولنے والے اور غیر متقی تھے

ناظرین کو تعجب ہوگا مگر یہ ایک واقعی بات ہے

حضرت سعد بن عبادہ کو بیعت نہ کرنے کی وجہ سے صحابہ فاسق ہی سمجھتے تھے۔ بلکہ اکثر تو ایسے لوگوں کو مرتد کہتے تھے۔ جیسے طبری مطبوعہ لنڈن میں ہے۔ قال فمتی بویع ابوبکر قال یوم مات رسول اللہ کرھوا ان یبقوا بعض یوم ولیسوا فی جماعۃ قال فخالف علیہ احد قال لا الا مرتد الخ

مولوی نذر علی صاحب پشاوری لکھتے ہیں۔ کہ یہ ایسا قبیح جھوٹا فقرہ ہے۔ جسکا ارتکاب ایک متقی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مگر یہ فقرہ کس کا ہے دیکھیے سرالخلافۃ۔

وکل نفس حمدت ربہ وشکرت الصدیق وجاءتہ مطاوعاً الا الزندیق والذی کان من الفاسقین۔

ہر شخص نے اپنے رب کی حمد کی۔ اور صدیق کا شکر ادا کیا۔ اور صدیق کی اطاعت (بیعت) کر لی سوا زندیق اور اس کے جو فاسق تھا۔ اب یہ تو احادیث سے ثابت ہے کہ سعد بن عبادہ نے بیعت نہیں کی۔ پس صاحبزادہ صاحب نے تو وہی کہا جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اب تم بیشک اس فقرہ کو قبیح جھوٹا کہو۔ اور بکار بکار

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

الاسلام

تقوے اللہ

اسلام انسان کو کیا بنانا چاہتا ہے

لفظ اسلام خود دلالت کر رہا ہے کہ اسلام انسان کو کیا بنانا چاہتا ہے۔ احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کو اسلام کہتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے حکم آئے۔ خواہ وہ کسی کے ذریعہ کسی زمانہ میں آئے۔ اس کے آگے مسلم اپنی گردن جھکا دے یہی ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ کا مذہب ہے۔ اور جو شخص ابراہیم کے مذہب سے منہ پھیرتا ہے۔ اس سے بڑھکر دنیا میں کوئی بھی ناسمجھ اور بیوقوف انسان نہیں ہے۔ ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ۔ ولقد اصطفیناہ فی الدنیا وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین سوائے بیوقوف اور بے سمجھ کے ابراہیم کے مذہب کو کون بے رغبتی کر سکتا ہے۔ اسلام نسخہ تجربہ شدہ ہے۔ جو نسخہ اس نے برتا تھا۔ اسکے ذریعہ وہ دنیا میں خدا کا برگزیدہ قرار پایا۔ اور ضرور وہ آخرت میں صالحین کی جماعت میں سے ہے۔ وہ نسخہ کیا تھا جس کے استعمال سے وہ عظیم الشان انسان بن گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ جب اُس کے رب نے فرمایا۔ کہ تو فرمانبردار ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ حضور میں تو پہلے ہی سے رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی صرف یہ باتیں ہی نہ تھیں۔ بلکہ اُس نے عملاً ثابت کر دیا کہ وہ خدا تعالےٰ کے احکام کے آگے کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اسے خواب میں بتایا گیا۔ کہ تو اپنے بیٹے کو ذبح کر دے۔ اسنے اس کی کیوں تاویل نہیں کی۔ حالانکہ خواب تاویل طلب بھی ہوا کرتی ہے۔ اس نے جھٹ اپنے بیٹے سے کہدیا۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار تھا۔ کہ اس کی نظیر دنیا میں بالکل مفقود ہے۔ اُسنے عرض کیا۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ اے ابا! کرو جو آپ کو حکم ہوا ہے۔ آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنیوالوں میں سے پائیں گے۔ فلما اسلما وتلہ للجبین ونادیناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا۔ جب وہ دونوں مسلمان اور فرمانبردار بن گئے۔ اور ابراہیم نے اسماعیل کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔ ہم نے زور سے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے اپنی خواب سچی کر دی۔ دیکھو ابراہیم خدائی امتحان میں کیسا فائز المرام ہوا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اس نے پورے نمبر حاصل کئے جسکا صلہ یہ ملا۔ کہ خدا نے اس کو لوگوں کا پیشوا بنا دیا۔ اور اُس کی اولاد میں ہی کتاب اور نبوت رکھدی۔ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتٰب۔ خدا تعالیٰ ابراہیم کی وفا کی کیا تعریف کرتا ہے۔ وابراہیم الذی وفی اور ابراہیم نے جو دعوٰی کیا تھا۔ وہ اس نے پورا کر دکھایا۔

بغیر اسلام کے نجات نہیں ملسکتی

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم کامیابی کا منہ دیکھنا چاہتے ہو۔ اور دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے پیارے اور برگزیدہ بننا چاہتے ہو۔ تو تم ابراہیم کا طریق اختیار کرو اس طریق پر چلکر تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جو اس طریق پر چلے ہیں۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہوئے۔ ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا۔ اور اس شخص سے بڑھکر کس کا دین اعلیٰ اور بہتر ہو سکتا ہے جس نے اپنے تمام قبلہ توجہ کو اللہ تعالےٰ کیلئے ہی کر دیا۔ اور وہ اسطرح نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ مرتبہ اسے حاصل ہے کہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اور یہی ابراہیم کا طریق مستقیم تھا۔ اور اسی پر عامل اور کاربند ہو کر اللہ تعالیٰ کا وہ پیارا دوست بن گیا۔ اور خدا نے اُسے اپنا خلیل بنایا۔ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ تلک امانیہم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ یہود کہتے ہیں بہشت میں صرف یہودی ہی داخل ہوں گے۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں۔ کہ جنت کے وارث صرف مسیحی ہیں یہ ان کی اپنی خواہشات اور آرزوئیں ہیں۔ انکو کہدو کہ اس پر کوئی مضبوط اور پکی دلیل لاؤ۔ اگر تم اسبات میں سچے ہو۔ بلکہ یونہی ... صرف منہ کے دعاوی کسی کام نہیں آتے جبتک ان کے ساتھ کوئی قوی برھان نہ ہو۔ تو نقد نہ تیرہ ادھار۔ اسطرح تو تمام مذاہب یہی کہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب سچا ہے اور اس کی دلیل جب پوچھی جاتی ہے۔ تو کہدیتے ہیں کہ آخرت میں تم کو بہشت ملیگی۔ حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے۔ کہ سارے کے سارے مذاہب سچے ہوں۔ کیونکہ یہ آپس میں باہم بڑے متضاد اور متخالف ہیں مذہب کی سچائی کی کوئی نقد دلیل ہونی چاہیئے جو اسی دنیا میں اپنی صداقت کی جھلک دکھائے۔ تاکہ اس کی آیندہ کی سچائی کیلئے ایک زبردست ثبوت ہو۔ اس لئے فرمایا کہ وہ مذہب سچا ہے۔ جو کہ انسانی قویٰ اور طاقتوں کو خدا تعالیٰ کی رضاء کے حصول میں لگا دیتا ہے۔ اور عملی طور پر اس کی سفلی زندگی کو جلا دیتا ہے۔ اور حیات طیبہ اس میں پیدا کر دیتا ہے۔ خدا کی نافرمانی اسکے لئے ایک بھسم کرنیوالی آگ ہوتی ہے اس لئے وہ اس سے کوسوں بھاگتا ہے۔ اور خدائی احکام کے آگے اپنی طاعت کے جوئے کو جھکا دیتا ہے۔ اور کچھ اپنا رکھتا ہی نہیں۔ بلکہ سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہی کر دیتا ہے۔ اسمیں نفسانیت بالکل رہتی ہی نہیں۔ کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے بھلا مملوک مالک کے سامنے اپنے مالک کی نافرمانی کی جرأت کر سکتا ہے ایسے آدمی کو نقد بنقد اسی دنیا میں اجر ملجاتا ہے۔ اور اسپر خوف رہتا ہے نہ حزن۔ پس حقیقت میں وہی سچا مذہب ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو علوی زندگی سے بدل دے اور اس کی آتشین طبع کو جنتی طبع میں تبدیل کر دے اور اس کے نفس امارہ کو نفس مطمئنہ بنادے۔ نفس مطمئنہ بنتے ہی وہ عباد اللہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور خدا کی بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اے وہ نفس جو خدا کے ساتھ ایمان پکڑ گیا ہے۔ اپنے پروردگار کی طرف چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی تو اس سے راضی۔ پس تو میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

تقوی اللہ سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے

یہ غرض اور یہ مقصد کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی طاقت محض خدا کے فضل اور اسی کی توفیق سے میسر آ سکتی ہے۔ لیکن یہ مسلم امر ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ کہ خدا کا ڈر بہت کچھ اس کے حصول میں مدد دیتا ہے اگر انسان اس بات کی مشق کرے کہ جب وہ کوئی بھی کام کرنے لگے۔ تو پہلے وہ یہ سوچے کہ آیا یہ کام میرے مولا کو ناراض کرنیوالا تو نہیں۔ اپنے نفس کا ہر وقت محاسبہ لیتا رہے۔ کہ کہیں وہ کسی وقت بھی ایسے کام میں دست اندازی کر بیٹھے جو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو پس مسلم بننے کیلئے تقویٰ اللہ کی بڑی ضرورت ہے۔ اسکے بغیر کوئی انسان مسلم نہیں بن سکتا۔ اور بغیر مسلم بننے کے نجات نہیں ملسکتی۔ اسلئے سچا مذہب وہ ہو سکتا ہے جو انسان کے سامنے ایسی تعلیم ایسے ضوابط اور قواعد پیش کرتا ہو جس سے اسمیں تقویٰ الٰہی پیدا ہو سکے۔ اس نے غرض قصوی کے حصول میں ایسے ذرائع اور وسائل مقرر فرمائے ہوں جو کہ خشیت اللہ اسکے دلمیں پیدا کرتے ہوں۔ اسنے خالق اور مخلوق کے درمیان ایسے ضوابط اور علائق رکھے ہوں جو کہ سراسر مخلوق کے تذلل عجز اور ضعف پر دلالت کرتے ہوں۔ اور خالق کی عظمت کبریائی اور جبروت کا مدلل ثبوت دیتے ہوں۔ غرضکہ انسان کے ہر کام میں خشیت الٰہی کو مد نظر رکھا گیا ہو جب ہم تمام مذاہب کو اس معیار اور محک پر پرکھتے ہیں۔ تو سوائے اسلام کوئی مذہب بھی

[illegible]

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواںؔ - سُورۃ التکویر

بقیہ رکوع پہلا

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جس وقت کہ دس مہینے کی گابھن اونٹنی معطل چھوڑ دی جائے گی۔ یعنی اس وقت اونٹوں کی قدر نہیں رہے گی۔ کیونکہ ریل نکل آئے گی ؂

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ اور جس وقت کہ وحشی جانور اکٹھے کئے جائینگے اب جیسا کہ چڑیا خانوں میں ہر قسم کے وحشی رکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں تو وحشی جانوروں کو رکھنے کا اتنا رواج نہیں لیکن یورپ میں ہر ایک امیر چڑیا خانے رکھتا ہے (۲) یا وحشی قوموں کو اُٹھایا جائے گا۔ یعنی ان میں بھی تہذیب پھیل جائے گی (۳) یا کثرت سے دنیا میں فسق و فجور پھیل جائیگا یعنی دنیا میں وحشت بڑھ جائے گی۔ اور دین سے بالکل بے اعتنائی ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں کہ دنیا میں بہت بدی اور بدکاری پھیل جائے گی ؂

وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جس وقت کہ دریاؤں کو کاٹ کر پانی نکالا جائے گا۔ یا جس وقت دریاؤں میں پانی بھر دیا جائے گا ؂

سجرت۔ کے دونو معنی ہیں (۱) پانی نکال لینا (۲) پانی بھر دینا۔ پس دو مطلب ہوئے۔ جس وقت کہ دریا جوش میں آئینگے۔ یا جس وقت ان سے پانی نکالا جائیگا اس زمانہ میں دونوں نظارے موجود ہیں۔ بہت سے ایسے دریا ہیں جن سے نہریں نکال کر ان سے پانی نکال لیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ دریاؤں میں پانی ڈالنے کے لئے ارد گرد کے نالے کاٹ کر ان سے ملائے گئے ہیں۔ اور بارشوں کا پانی جمع رکھنے کے لئے تالاب بنائے گئے ہیں۔ جن سے دریا میں پانی ڈالا جاتا ہے ؂

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جس وقت کہ دنیا کے لوگ اکٹھے کئے جائینگے۔ قسم قسم کی جانیں آپس میں ملائی جائیں گی (۱) اسی قادیان میں ہی اس نظارہ کو دیکھ لو۔ کوئی کابل کا ہے۔ تو کوئی مالابار کا۔ کوئی افریقہ کا ہے تو کوئی بنگال کا۔ کوئی حیدرآباد دکن کا ہے تو کوئی عرب کا - (۲) اس زمانہ میں آپس کے تعلقات بہت بڑھ جائینگے۔ آجکل دنیا میں اباحت کا شوق ہو چلا ہے کہ غیر ممالک میں شادیاں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ نسلی تعصب بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس کے دور کرنے کی تدبیر یہی ہے کہ آپس میں تعلقات پیدا کئے جاویں (۳) ریل میں ہی بیٹھے ہوئے مسافروں کو دیکھ لو۔ بیسیوں قسم کی زبانیں بولنے والے ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر ریلوں کے ذریعے افریقہ کا آدمی ہندوستان میں ہندوستان کا چین میں۔ چین کا جاپان میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر تاروں کے ذریعے لاکھوں کوسوں پر بیٹھے بیٹھے آپس میں باتیں ہو جاتی ہیں ؂

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ اور جس وقت کہ دختر کشی کو بند کیا جائیگا۔ اور دختر کشی کرنے والوں کو پوچھا جائے گا۔ کہ یہ لڑکی کس گناہ پر قتل کیگئی ہے۔ یعنی ان کو سزا دی جائے گی یا اسقاط حمل کرنے پر سزائیں دی جائیں گی ؂

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جس وقت کہ صحیفے پھیلائے جائینگے۔ یعنی اس وقت کثرت سے اخبار اور رسالے پھیل جائیں گے۔ جس کثرت سے آجکل اخبار اور رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی اسقدر نہیں ہوئے۔ اور جب تک مطبع نہ ہوتے کبھی اتنی ترقی نہ ہوتی۔ ہاتھ سے لکھ کر شائع کرنے کے لئے اگر ساری دنیا بھی لکھنے بیٹھ جاتی تو بھی کامیابی نہ ہوتی۔ آجکل تو مشینوں کے ذریعے ہی ہر ایک کام کیا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسقدر اخبارین شائع ہو رہی ہیں۔ میننے ایک جگہ پڑھا ہے۔ کہ مشین آپ ہی کاغذ رکھتی ہے۔ آپ ہی اُٹھاتی ہے اور آپ ہی پریس پر لگا دیتی ہے۔ اور پھر مشین سے ہی چھپ کر کاغذ مشین کے ذریعے باہر آجاتا ہے۔ تو دوسری مشین اس کو کاٹ دیتی ہے۔ پھر مشین ہی تہ کرتی ہے۔ پھر خود ہی بلنڈے باندھتی اور چٹیں لگاتی ہے۔ اور مشین ہی کے ذریعہ سے اخبارات نیچے گاڑی میں پھینک دیئے جاتے ہیں۔ اور گاڑی جب بھر جاتی ہے تو اسے سٹیشن پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ بہت کم آدمی ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ بعض اخبار پانچ پانچ لاکھ روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ اگر آدمی کام کرنیوالے ہوں تو اس قدر کام کہاں کر سکتے ہیں۔

یہ پیشگوئی اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ جب تک ریل کی ایجاد نہ ہوتی۔ کیونکہ جب سامان نہ ہو تو صحیفے پھیلیں کس طرح۔ اب ریل ہی کی وجہ سے اس کثرت سے اخبارات پھیلتے ہیں۔ اگر ریل نہ ہوتی۔ تو کوئی روزانہ اخبار نہ ہوتا۔ کیونکہ روزانہ اخبارات تبھی شائع ہو سکتے ہیں جبکہ روزانہ پہنچانے کا سامان بھی ہو۔ ولایت میں ڈاک کے لئے خاص انتظام ہے۔ ایسی گاڑیاں ہیں کہ صرف اخبارات ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں ؂

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ یعنی جس وقت کہ علم ہیئت کی طرف بہت توجہ ہو جائے گی۔ باریک در باریک باتیں نکالی جاوینگی۔ ہماری ان

بھی محاورہ ہے۔ کہ بال کی کھال اُتارنا۔ اس پیشگوئی کے ماتحت علم ہیئت کے سامان دوربینیں وغیرہ بھی آتی ہیں۔

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جس وقت کہ دوزخ بھڑکایا جاویگا بھٹیوں والے بیٹھے رہتے ہیں لیکن جس وقت دانے بھننے والا آتا ہے۔ تو آگ جلانی شروع کر دیتے ہیں تو آگ بھڑکانے کی کوئی وجہ ہوتی ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت چونکہ لوگ بہت شرارتیں کرینگے۔ اسلئے جہنم بھڑکایا جاویگا تاکہ لوگوں کو اس میں ڈالا جائے یعنی اس وقت شرارتیں اس قدر ترقی کر جائیں گی کہ دوزخ بھڑکائی جائے گی۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝

اور جس وقت کہ جنت بھی قریب کر دی جائے گی۔ یعنی اس وقت عیاشی اور قسم قسم کی بدکاریوں اور نفسانی لذائذ کی طرف لوگوں کو بہت توجہ ہو گی۔ اور لوگ نیکی اور تقوےٰ کی طرف بہت کم مائل ہو سکیں گے۔ مال و دولت اور دنیا کی چیزیں اسقدر پسندیدہ ہو جائینگی۔ کہ جنت کی طرف آنا محال ہو گا۔ اسلئے جنت قریب کر دی جائے گی۔ یعنی بہت چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے بدلہ میں انعامات کے دروازہ کھل جائینگے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم فرما کر بہت آسانی فرمادیگا تاکہ لوگ نیکی کی طرف متوجہ ہوں۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ۝

وہ زمانہ محاسبہ کا ہو گا۔ یوں تو محاسبہ ہر روز ہوتا ہے۔ لیکن ایک دن قومی محاسبہ کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس دن ہر ایک نفس نے جو کچھ کیا ہو گا۔ وہ اس کو اسدن جان لیگا۔ یعنی اس کو اپنے کئے کا نتیجہ معلوم ہو جائیگا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ جو قرآن شریف کے خلاف باتیں کہتے ہو۔ یہ ٹھیک نہیں ہیں۔ پس میں شہادت کے طور پر خنس کو پیش کرتا ہوں۔ اور جوار اور کنس کو بھی۔

ستارے مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ خنس ان ستاروں کو کہتے ہیں جو پھر جاتے ہیں۔ جوار وہ ستارے جو سیدھا چلتے ہیں۔ کنس وہ ستارے جو چھپے رہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ مسلمان اس وقت تک بڑھتے گئے۔ جب تک کہ سیدھا چلتے رہے۔ پھر رک گئے اور جب رک گئے۔ اور انکی ترقی بند ہو گئی۔ تو کچھ دنوں کے بعد تنزل شروع ہو گیا اور جس طرح ترقی کی تھی۔ اسی طرح تنزل ہوا۔ اور رفتہ رفتہ موجودہ حالت تک پہنچ گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مسلمانوں کے اس تغیر حالت کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ مسلمان آیندہ زمانہ میں ان تین حالتوں سے گزرینگے۔ اگر ان تین حالتوں سے اسی طرح گذریں۔ جسطرح بتایا گیا ہے۔ تو پھر تم کو دوسری آیندہ کی خبریں ماننے میں کیا تامل ہو گا۔ اور وہ اخبار یہ ہیں۔

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝

اور جب مسلمانوں کو حد درجہ کا تنزل ہو جائے گا۔ تو اس وقت رات اٹھنی اور صبح ہونی شروع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ رات اور صبح کو شہادت کے طور پر پیش فرماتا ہے کہ دیکھو جس وقت مسلمان ترقی کر کے ٹھہر جائینگے۔ اور پھر گرنے لگیں گے۔ تو پھر اس کے بعد ان کی ترقی کا زمانہ ہو گا۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝

کیا تم پھر بھی انکار کرو گے اور کہو گے کہ قرآن کسی جھوٹے کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہو گا۔ جس وقت کہ لوگ کہینگے۔ کہ قرآن جھوٹا ہے۔ مگر کیا وہ تیرہ سو سال پیشتر کی باتیں اس وقت پوری ہوتی دیکھ کر بھی انکار ہی کرینگے۔ اس زمانہ میں قرآن شریف کا بہت انکار کیا گیا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ لوگوں کی باتیں جمع کی ہوئی ہیں۔ آریہ ہندو وغیرہ سب مذاہب والوں نے قرآن شریف پر اعتراض کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیچھے جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ سب اسبات کا ثبوت ہیں کہ قرآن شریف کسی جھوٹے کے منہ سے نہیں نکلا۔ بلکہ سچے اور بزرگ رسول کے منہ سے نکلا ہے۔

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝

اور رسول کوئی معمولی رسول نہیں بلکہ بڑی قوت والا ہے۔ اور پھر خدا کے حضور بڑا مرتبہ رکھتا ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝

یہ رسول کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کے بعد لوگ دیکھ لینگے۔ تب انہیں پتہ لگیگا کہ یہ مجنون کی بڑ نہیں تھی بلکہ بہت دور کی خبر تھی۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝

اور تحقیق اس نے اس نظارہ کو دیکھا ہے مشرق کی طرف۔ یعنی مسیح موعود مشرق کی طرف پیدا ہو گا۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝

اور یہ رسول غیب کی اخبار پر بخیل نہیں یعنی اُسے جو کچھ بتایا جاتا ہے۔ بلاکم و کاست سنا دیتا ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور اس وقت یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ یہ راندے ہوئے شیطان کی باتیں نہیں تھیں۔ بلکہ سچے رسول کی طرف سے تھیں۔

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝

پس کیا پھر بھی تم ان باتوں سے بھاگو گے۔ اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو کہہ رہا ہے کہ جب تمہارے پاس پہلے ہی سے ان نشانوں کے متعلق خبریں تھیں۔ تو کیا جب یہ پورے ہو جائینگے۔ تو تم ان سے انکار کر دو گے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید

ڈاکٹر بشارت احمد تین مہینے کے بعد الفضل پر ایک نظر فرماتے ہیں۔ پہلے تو اپنے مکاشفات کا ذکر ہے۔ اور نیتوں پر حملہ ہے۔ جس کا بہترین جواب لعنت اللہ علی الکاذبین ہے ہاں اتنا پوچھ لینا نامناسب نہ ہوگا کہ آپنے مضمون مندرجہ الفضل ۸ جون کے بارہ میں فرمایا ہے۔ میں لکھنے والے کو جانتا ہوں۔ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش۔ من انداز قدت را مے شناسم فرمایئے وہ کون ہے؟ اگر وہ شخص اس کا راقم نہ ہوا تو قسمیہ انکار شائع کیا جائیگا۔ اور پھر کم از کم ایک مثال پیش کریں جس میں ایڈیٹر کے کسی مضمون کا جواب پیغام نے دیا ہو اور الفضل میں لکھا گیا ہو کہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا لحاظ نہیں کرتے یا بے ادب ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خلافت اور جگہ چلے جانے سے آپ...... کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ اسلئے آپ اس قسم کی گفتگو کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

اگر قدرت ثانیہ سے مراد خلافت تھی۔ اور وہ نہیں آسکتی تھی۔ جب تک حضرت صاحب دنیا سے نہ گذر جاتے۔ تو کیا جو حکم اکٹھے ہو کر قدرت ثانیہ کے لئے دعائیں کرنے کا دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کی وفات اور خلافت کی آمد کے لئے دعا کی جائے۔

پیغام مضمون بشارت احمد

ہم کہتے ہیں ذرا غور سے پڑھنا۔

اگر قدرت ثانیہ سے مراد جماعت کا غلبہ دوسروں پر تھا اور وہ نہیں آسکتا تھا۔ جب تک حضرت صاحب دنیا سے نہ گذر جاتے۔ تو کیا جو حکم اکٹھے ہو کر قدرت ثانیہ کے لئے دعائیں کرنے کا دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کی وفات اور غلبہ کی آمد کے لئے دعا کیجائے۔

یعنی آپ یہ دعائیں کرتے رہتے تھے کہ جلدی مسیح موعود وفات پائیں تاکہ ہمیں دوسروں پر غلبہ نصیب ہو۔ کیونکہ قدرت ثانی یعنی غلبہ تو ہو نہیں سکتا۔ جب تک یہ پاک وجود ہم میں موجود ہے یا الٰہی اسے جلدی اٹھا۔ تاہم بھی دوسروں پر غلبہ کا منہ دیکھیں گویا نبی کا وجود ہماری ذلت اور مغلوب ہونے کا موجب تھا لاحول ولا قوۃ۔ کیوں اب تو سمجھ آگئی ہوگی بندۂ خدا جس دماغ میں اہل بیت مسیح موعود کا بغض بھرا پڑا ہے اسے ذرا خالی فرما کر سوچئے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق متواتر وحی نازل ہوئی۔ اور آپنے الوصیت لکھدی تو مومن اسی وقت سے دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ الٰہی ہم پر ایک زلزلہ آرہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جماعت متفرق ہو جائے اس کے سعادتمندوں کا شیرازہ مجتمع رکھنے کے لئے اپنی قدرت ثانی بھیج۔ پھر جب حسب وعدہ وہ قدرت ثانی آ گئی۔ تو پھر اس کے استحکام اور اس کی تائید و نصرت وظہور تام کی ملّٰہ دعائیں کی گئیں ٭

کیونکہ دعاؤں سے کسی حال میں استغناء نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو اہدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگنے کا حکم ہے اب کوئی بشارت احمد سا خوش فہم کہدے۔ کہ جب ہم مسلمان صراط مستقیم پر ہیں۔ تو پھر کیوں خواہ مخواہ بار بار اہدنا اہدنا کہہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنی دوائی در مل کا کام کیا کیجئے۔ کیوں خواہ مخواہ مذہب کی باتوں میں دخل دیکر جگ ہنسائی کرتے ہو۔ اگر کبھی کچھ فرصت ہو تو حسب معمول اہل بیت مسیح موعود اور خلافت ماننے والے احباب پر تبرا کر لیا کیجئے۔ یہ آپ کی نجات کے لئے اور اپنے مولوی محمد علی صاحب کے خوش کرنے کے لئے کافی ہے۔

خلیفہ کی حیثیت الوصیت میں

ہاں ایک اور بات آپنے لکھی ہے۔ کہ اگر حضرت اقدس کے ذہن میں کوئی خلیفہ کا وجود ہوتا۔ تو مقبرہ میں دفن کی اجازت انجمن کی اتفاق رائے سے نہ لکھتے۔ اجی حضرت! یہ تو وہ بات ہے۔ جیسا آپکے داماد اور ان کے اعوان و انصار بھی عمل کر کے نہیں دکھا سکے۔ اگر خلیفہ لوگوں کی قبریں نکالنے اور ان کی جگہیں دکھلانے کے لئے ہوتا تھا۔ تب تو ضرور خلیفہ کا ذکر اس موقعہ پر ہوتا۔ لیکن اگر خلیفہ مسیح موعود کا قائمقام ہے۔ تو پھر یہ قبریں وغیرہ کوئی ایسا اہم کام نہیں۔ جس کے لئے خصوصیت سے ذکر ہو۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انجمن تو حضرت اقدس نے خود بنائی۔ اس لئے اس کے قوانین بھی وضع فرما دیئے مگر چونکہ خلیفہ خود خدا نے کھڑا کرنا تھا۔ اسلئے اس کیواسطے کوئی قانون نہیں بنایا۔ بلکہ اس کا معاملہ اسی خدا پر چھوڑ دیا جو اسے قائم کریگا۔ اور یہ بات میں نہیں کہتا بلکہ آپکے مہدی یعنی حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد مبارک کی چھت پر باغیان جماعت کو فرمائی تھی۔ فتدبروا۔

سلو یاد رہے۔ کہ یہ دعا حضرت خلیفہ اول کے حکم سے مانگی جاتی تھی۔ دیکھو ٹائیٹل بدر - جون ۱۹۰۸ء

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں

(وحی - ۱۱ - مئی ۱۹۰۶ء)

یہ وحی الٰہی اہلحدیث کے ایڈیٹر کو سب سے پہلے پیغام صلح میں نظر آئی خدا کا شکر ہے کہ آخر نظر تو آگئی۔ گو یہ اس سے پہلے ۹ اگست کے الفضل میں چھپ چکی تھی۔ آپ اسے گول مول قرار دیتے ہیں گویا دوسرے الفاظ میں قرآن مجید کے طرز پر حملہ کیا ہے۔ خیر یہ تو تکذیب کا ضروری نتیجہ ہے آپ کہتے ہیں:۔

"موجودہ جنگ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس سے پہلے طرابلس کی جنگ میں اٹلی کے جہاز چلے۔ اس سے بعد بلقانی جنگ میں چلے اور خوب لڑائیاں ہوئیں۔ پھر ان کو چھوڑ کر اس جنگ کے ساتھ اس پیشگوئی کو متعلق کرنا زمانہ شناسی نہیں تو اور کیا ہے۔

جناب من! یہ زمانہ شناسی نہیں بلکہ زمانہ کے حالات خود گواہی دے رہے ہیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے جس کی الہام الٰہی نے خبر دی تھی۔ آپ اس کی تفصیل موجودہ کی خصوصیت اور پہلی لڑائیوں سے متعلق نہ ہونے کی وجہ اپنے الفاظ میں پڑھیئے۔

"اتنی بڑی لڑائی کہ پناہ بخدا! الامان والحفیظ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر۔ ایسی مہیب جنگ جس میں نہ صرف یورپ مبتلا ہو۔ بلکہ تمام دنیا آفات و آلام میں مبتلا ہو جائے۔"

اہلحدیث ۲۸ - اگست صفحہ ۱

کیوں اب تسلی ہو گئی یا نہیں یہ تو میں جانتا ہوں آپ نہیں مانینگے کیونکہ ماموران الٰہی کے مقابل میں ایک فریق جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کا مصداق ہوتا ہے۔ اگر ایسے گول مول کلمات ایک انسان وضع کر سکتا ہے تو آپ بھی نمونہ دکھائیے۔ نشان اسی وقت نشان ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے اندر خارق عادت ہیبت و زور رکھتا ہو۔ جیسا آپنے خود تسلیم کر لیا کہ یہ نظارہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر کا مصداق ہے۔ یعنی یہ بات جو حضرت

میسح موعود نے فرمائی ۔ یہ کسی بشری قالب پر اس وقت (جب یہ وحی شائع ہوئی) نہیں گذر سکتی تھی ۔ بس اسی کا نام کلام الٰہی ہے ۔ فاصبروا بیلہ ان کنتم من المتقین ؞

دو سوالوں کا جواب

سوال اوّل ۔ مرزا صاحب اگر خدا کے برگزیدہ تھے تو وہ یا ان کا خلیفہ اسم اعظم بتلائے قرآن کریم میں کونسا ہے ۔
سوال دوم ۔ مسلمانوں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے ۔

جواب از حضرت خلیفہ ثانی

کسی جاہل آدمی نے سوال کیا ہے کہ اسم اعظم کیا چیز ہے اللہ ہی اسم اعظم ہے ۔ آجکل کے مولوی اس قسم کے ڈھکوسلے سنا کر لوگوں میں اپنی علمیت جتلانے کے عادی ہوتے ہیں ۔ اگر چھپا ہوا اسم اعظم ہے تو جو چاہے ایک آیت لے کر بتا دیگا کہ یہ اسم اعظم ہے ۔ اسے ردّ کون کر سکتا ہے ۔

۲ ۔ جو کسی نبی کا انکار کرے وہ کافر ہے ۔ مسلمان تو اسے کہتے ہیں جو سب ماموروں کو مانے ۔ جب وہ ایک نبی کو مانتے نہیں تو وہ کافر ہوئے نہ مسلمان ۔ ہم تو کافر کو کافر کہتے ہیں نہ کہ مسلمان کو ۔

مرزا محمود احمد

الفضل نمبر ۲۷ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ المصلح الموعود کا دندان شکن جواب ۔ قیمت ۔/

الفضل نمبر ۲۹ حضرت خلیفہ اول کی تحریر کا عکس کہ پیغام والے سخت مخالفت میں ہیں ۔ مسئلہ نبوت کی تشریح ۔ قیمت ۔/

الفضل نمبر ۳۰ منکران خلافت نے جو کلام مسیح موعود میں تحریف کی ہے ۔ اس کے نمونے زبردست ثبوت ۔ قیمت ۔/ تینوں پرچے ۱/ محصول ۱/

اطلاع ۔ تشحیذ ماہ اگست ۱۴ء میں رسالہ المصلح الموعود کا مفصل و مدلل جواب پیر منظور محمد صاحب کیطرف سے شائع ہو گیا ہے ۔ پرچہ ۲/ کے ٹکٹ پر ملیگا ۔ دفتر تشحیذ الاذہان سے طلب کرو ؞

حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریر کا عکس

جس میں صاف لکھا ہے کہ

پیغام صلح (لاہور) پیغام جنگ ہے

نقل مطابق اصل

آج کل ترکیوں اور لاہور پیغام جنگ نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے
اسلئے کسی آدمی کا روپیہ وہاں بھیجنا
اور وہ بھی نورالدین کی طرف سے سخت بیجا ہے
حاکم علی کا جو [illegible] نصر اللہ خان سے پہلے
خط آ گئے ہیں مجھے خط [illegible]

نورالدین
۱۳ اگست ۱۴

اس تحریر میں جس کا عکس شائع کیا گیا ہے ۔ اب جو پیغام کے حامی ہیں ۔ اور پھر حضرت مولانا نورالدین کی مریدی کا دم بھی بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیعت کے یہ معنے ہیں مُرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈالدے اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے مرشد سمجھا ہی نہیں (ضروری اعلان مولوی محمد علی صاحب ۔) وہ بولیں کہ آیا وہ پیغام صلح کو پیغام جنگ سمجھتے ہیں یا نہیں ۔ کیونکہ جن وجوہات سے اسے پیغام جنگ فرمایا وہ ابتک قائم بلکہ بڑھ کر ہیں ؞